انسان کی نجات کے لئے کافی اعمال

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی مسلمان نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ ادا کرتا ہے، باقی ٹائم جاب کرتا ہے، پھر گھر آتا ہے اور فیملی کے ساتھ ٹائم گزارتا ہے، یا سوتا ہے، اس کی نماز کے علاوہ کوئی خاص عبادت نہیں ہے، گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے، تو یہ اس کے لئے کافی ہوگا یا اس کو کچھ اور بھی کام کرنے ہوں گے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عقائد کی درستی کے ساتھ ساتھ تمام احکامات (جیسے فرائض وواجبات اور سنن موکدہ، تمام حقوق وغیرہ) ادا کرنا، اور تمام ممنوعات (جیسے حرام وگناہ والے کاموں) سے بچنا، انسان کی نجات کے لئے کافی ہے (ان شاء اللہ عزوجل)۔

البتہ! نوافل کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا، یہاں تک کہ بروز قیامت فرائض کی کمی، نوافل سے پوری کی جائے گی اور یہ مزید قرب خداوندی حاصل ہونے کا ذریعہ ہیں، لہذا اوپر مذکور معاملات کے ساتھ ساتھ حتی الامکان، اپنی استطاعت کے مطابق نفل کاموں کی بھی ادائیگی کرنی چاہیے، خواہ نفلی نماز ہو، نفلی روزہ ہو یا نفلی صدقہ، تلاوت، درود پاک و تسبیحات، غریبوں کی ہمدردی اور ان کی مدد وغیرہ۔

حدیث پاک میں اسی طرح کے سوال کے جواب میں نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے جہاں عقیدہ وفرائض کا ذکر فرمایا، جوکہ سوال کا جواب تھا، وہاں ساتھ میں نفلی کاموں کا بھی ذکر فرمایا اور آخر میں ان امور پر معاونت کے لیے زبان کو قابو میں رکھنے کا فرمایا۔

سنن ترمذی میں ہے

"عن معاذ بن جبل، قال: كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر، فأصبحت يوما قريبا منه ونحن نسير، فقلت: يا رسول الله أخبرني بعمل يدخلني الجنة ويباعدني عن النار، قال: «لقد سألتني عن عظيم، وإنه ليسير على من يسره الله عليه، تعبد الله ولا تشرك به شيئا، وتقيم الصلاة، وتؤتي الزكاة، وتصوم رمضان، وتحج البيت» ثم قال: "ألا أدلك على أبواب الخير: الصوم جنة، والصدقة تطفئ الخطيئة كما يطفئ الماء النار،

وصلاة الرجل من جوف الليل "۔۔۔ثم قال: «ألا أخبرك برأس الأمر كله وعموده، وذروة سنامه»؟ قلت: بلى يا رسول الله، قال: «رأس الأمر الإسلام، وعموده الصلاة، وذروة سنامه الجهاد» ثم قال: «ألا أخبرك بملاك ذلك كله»؟ قلت: بلى يا نبي الله، فأخذ بلسانه قال: «كف عليك هذا»، فقلت: يا نبي الله، وإنا لمؤاخذون بما نتكلم به؟ فقال: «ثكلتك أمك يا معاذ، وهل يكب الناس في النار على وجوههم أو على مناخرهم إلا حصائد ألسنتهم»: «هذا حديث حسن صحيح»"

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا، تو میں ایک دن آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے قریب ہوا اس حال میں کہ ہم چل رہے تھے، پس میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم! مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیں، جو مجھے جنت میں داخل کردے اور جہنم سے دور کردے۔ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایک بڑی بات کے متعلق سوال کیا ہے اور بے شک یہ اس شخص پر آسان ہے، جس پر اللہ تعالی اسے آسان کردے۔ تم اللہ تعالی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ابواب خیر نہ بتاؤں، روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو ایسے مٹاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور درمیانی رات میں آدمی کا نماز پڑھنا۔ پھر آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں تمام امور کی بنیاد، اور اس کا ستون اور اس کے کوہان کی بلندی نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمام امور کی بنیاد اسلام ہے اور اس کا ستون نماز اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے۔ پھر آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں ان سب امور پر معاونت کرنے والی چیز کی خبر نہ دوں؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں یا نبی اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم! پس آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک پکڑ کر فرمایا: اسے روک کر رکھو۔ میں نے عرض کی: یا نبی اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم! کیا جو باتیں ہم کرتے ہیں، ان پر بھی ہماری پکڑ ہوگی؟ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں تمہاری ماں روئے، اے معاذ! لوگوں کو اوندھے منہ یا اوندھے ناک آگ میں نہیں گرائے گی مگر ان کی زبانوں کی کٹوتیاں (یعنی گفتگو)۔ "یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (سنن ترمذی، حدیث نمبر 2616، صفحہ 966-967، مطبوعہ دار ابن کثیر، بیروت)

اس کے تحت مرقاۃ المفاتیح میں ہے

"(لقد سألت) أي مني (عن عظيم) أي شيء عظيم، أو سؤال عظيم۔۔۔؛ لأن الدخول والتباعد أمر عظيم، فسببه الذي هو اجتناب كل محظور وامتثال كل مأمور أيضا كذلك"

ترجمہ : بیشک ضرور تم نے مجھ سے ایک عظیم چیز کے متعلق سوال کیا ہے یا عظیم سوال کیا ہے، کیونکہ جنت میں داخلہ اور جہنم سے نجات، ایک عظیم معاملہ ہے تو اس کا جو سبب ہے یعنی تمام ممنوعات سے اجتناب اور تمام ماموارت پر عمل یہ بھی اسی طرح عظیم ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، ج 01، ص 104، دار الفکر، بیروت، لبنان)

صحیح بخاری میں ہے

”عن أبي هريرة رضي الله عنه: أن أعرابيا أتى النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: دلني على عمل إذا عملته دخلت الجنة، قال: «تعبد الله لا تشرك به شيئا، وتقيم الصلاة المكتوبة، وتؤدي الزكاة المفروضة، وتصوم رمضان» قال: والذي نفسي بيده لا أزيد على هذا، فلما ولى، قال النبي صلى الله عليه وسلم: «من سره أن ينظر إلى رجل من أهل الجنة، فلينظر إلى هذا»“

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کرنے لگے کہ مجھے ایسے کام کی ہدایت فرمایئے کہ میں وہ کروں تو جنتی ہو جاؤں، تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا : اللہ کو پوجو اُس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، فرض زکوۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو، وہ بولے قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں اس پر کچھ بڑھاؤں گا نہیں، پھر جب وہ چل دیئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جسے اس بات سے خوشی حاصل ہو کہ وہ جنتی مرد کو دیکھے تو وہ اسے دیکھ لے۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث 1397، ج 2، ص 105، دار طوق النجاۃ)

سنن الترمذی میں مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں :

”سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "إن أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلاته، فإن صلحت فقد أفلح وأنجح، وإن فسدت فقد خاب وخسر، فإن انتقص من فريضته شيء، قال الرب عز وجل: انظروا هل لعبدي من تطوع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة، ثم يكون سائر عمله على ذلك“

ترجمہ : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بندے کا وہ عمل جس کا قیامت کے دن پہلے حساب ہو گا وہ اس کی نماز ہے، اگر نماز ٹھیک ہو گئی تو بندہ کامیاب ہو گیا اور نجات پا گیا اور اگر نماز بگڑ گئی تو محروم رہ گیا اور نقصان پا گیا، اگر بندے کے فرضوں میں کمی ہوگی تو رب عزوجل فرمائے گا کہ دیکھو کیا میرے بندے کے پاس کچھ نفل ہیں، تو ان سے فرض کی کمی پوری کر دی جائے گی، پھر بقیہ اعمال اسی طرح ہوں گے۔ (سنن الترمذی، رقم الحدیث 413، ج 2، ص 269،

مطبوعہ مصر)

صحیح بخاری میں ہے:

"عن ابی هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله قال: من عادى لي وليا فقد آذنته بالحرب، وما تقرب إلي عبدي بشيء أحب إلي مما افترضت عليه، وما يزال عبدي يتقرب إلي بالنوافل حتى أحبه"

ترجمہ: حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ جن چیزوں سے میرا قُرب حاصل کرتا ہے ان میں فرائض سے زیادہ مجھے کوئی شے پسند نہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے میرے قریب ہوتا رہتا ہے حتّٰی کہ میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث 6502، ج8، ص105، دار طوق النجاۃ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4372

تاریخ اجراء: 06 جمادی الاولیٰ 1447ھ/29 اکتوبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net